# کامیاب تنظیم کی پہچان

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

ایک کامیاب تنظیم وہ ہے جو اپنے مقاصد و اہداف کے حصول میں کامیاب ہو اور آئے روز اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا رہے یہاں تک کہ وہ اپنی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں کامیابی کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ جائے۔

## تنظیم کیا ہے

آیئے! ہم سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ تنظیم کسے کہتے ہیں، تنظیم افراد کے اس گروہ کو کہتے ہیں جو کسی مقصد کے حصول کے لئے جمع ہوتے ہوں اور یہ افراد کے جمع ہونے اور جمع کرنے کا عمل مسلسل بڑھتا رہے اور تنظیم کے مقصد کے حصول کے لئے لوگوں کو ہر طرح سے تیار و مستعد کیا جائے یہاں تک کہ ایک بہت بڑی افرادی قوت کی ہر جگہ سے اجتماعی کاوش کے ذریعے تنظیم کے اس مقصد کو حاصل کرلیا جائے۔

## تنظیم ہے نام، ٹیم ورک کا

تنظیم درحقیقت ایک ایسی ٹیم کا نام ہے جو تحریک کی دعوت کو مسلسل فروغ دیتی رہے اور اس کے لئے نئے نئے طریقے وضع کرتی رہے اور اس کی دعوت کا عمل متعدد صورتوں اور شکلوں میں جاری و ساری رہے اور دعوت محض دعوت نہ ہو بلکہ وہ مقاصد کے تناظر میں دی جائے اور دعوت سے جہاں مقاصد کا حصول ممکن ہو وہاں مشن کے فروغ اور افرادی قوت میں مسلسل اضافہ بھی ہوتا جائے۔

## تربیت کیسے موثر ہوسکتی ہے

اگلے مرحلے میں دعوت کے نتیجے میں اکٹھے ہونے والے افراد کو تحریک کے مشن کے لئے ذہنی طور پر تیار کیا جائے۔ تربیت کا یہ عمل بھی مسلسل ہو، تربیتی عمل ہمہ جہتی ہو، جس میں فرد کے اپنے سنوارنے سے لے کر معاشرے کو سنوارنے کی ترغیب ہو اور فرد کے ذاتی مقصد کے حصول سے لے کر اجتماعی مقصد کے حصول تک کی

تڑپ بھی دی جائے، وہ فرد اپنی ذات کے تنگ حصار سے نکل کر ملت اور امت کا فرد بن جائے۔ اس کی کاوش پر اجتماعی کاوش کا اثر نمایاں ہو۔ اس تربیتی عمل کے دوران افراد کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق اجتماعی ذمہ داریوں کے عمل میں شریک کیا جائے جس کی جو صلاحیت ہو اس کے مطابق اس کو ذمہ داری دی جائے۔ تحریک سے وابستہ ہر ایک ذمہ دار ہو کوئی بھی غیر ذمہ دار نہ ہو حتی کہ تحریک سے عام وابستہ اور عام رفیق کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ تربیتی عمل کے ذریعے اجتماعی ذمہ داریوں کے لئے ان کو تیار کیا جائے۔

## عہدیداران کی تربیت

تربیت کا دوسرا طبقہ ہر سطح کے عہدیداران کا ہوتا ہے۔ عہدیداران کو ہمہ جہتی تربیت دی جائے۔ ذاتی کردار سے لے کر اجتماعی کردار تک کے لئے ان کو تیار کیا جائے۔ اخلاق وعبادات کے ذاتی عمل سے لے کر اصلاح و انقلاب کے اجتماعی عمل کے لئے بھی ان کو آمادہ کیا جائے۔ تحریک منہاج القرآن کا یہ فکری امتیاز ہے کہ وہ ذاتی اصلاح اور اجتماعی فلاح کی بیک وقتی بات کرتی ہے۔ یہ عمل جب شروع ہوگا تو ہر سطح سے افرادی قوت ہمیں بہت بڑی تعداد میں میسر آئے گی۔

## تحریک کے تین عوامی شعبے

دعوت، تربیت اور تنظیم کو ہمیں بڑے بڑے شعبہ جات میں مستقل کرنا چاہیئے۔ معاشرہ میں ہمہ وقت رابطہ ان ہی شعبوں کے ذریعے سے ہے، ان سب کی روح مسلسل لوگوں سے رابطہ ہے، جہاں رابطہ ختم ہوگا وہاں سب کچھ ختم ہوگا، اس لئے میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ ''مسلسل رابطہ ہی پہلا تنظیمی ضابطہ ہے''۔

## تحریک کے اندر تحریک کب بپا ہوگی

ہمارے عظیم قائد نے تحریک کی دعوت کو سنگل پوائنٹ ایجنڈا پر استوار نہیں کیا جیسا کہ معاشرے میں بہت سی تنظیمیں موجود ہیں وہ اپنی ساری توانائیاں صرف اسی ایک نقطے پر صرف کرتی ہیں جبکہ تحریک منہاج القرآن کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور انقلاب کو اجتماعیت اور کلیت کے تصورات کے ساتھ متعارف کراتی ہے تحریک کی فکر معاشرے کے تمام طبقات اور شعبہ جات کو اپنی جدوجہد اور مساعی کے احاطے میں لئے ہوئے ہے۔

اس لئے معاشرے کو جہاں جہاں اور جس بھی شعبے میں تحریک کی ضرورت ہے وہاں وہاں یہ تحریک، تحریک بپا کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔ منزل کے حصول کے لئے ایک خاص وقت پر ہی صرف تحریک بپا کرنے کا نام تحریک نہیں بلکہ تحریک تو ایک مسلسل عمل ہے جو ہر وقت جاری وساری رہتا ہے۔

## تحریک دریا کی مانند ہے

تحریک بہتے ہوئے دریا کی مانند ہے وہ دریا جو مسلسل بہتا رہتا ہے، راستے سے راستہ بناتا چلا جاتا ہے پہاڑوں، چٹانوں کو کاٹتے ہوئے اور بڑی بڑی رکاوٹوں کو دور اور عبور کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف مسلسل بڑھتا چلا جاتا ہے کبھی اس کا بہاؤ تیز لہروں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کبھی دھیرے دھیرے چلتا ہے۔ کبھی موجوں کی صورت اختیار کرتا ہے اور کبھی طوفان بن جاتا ہے اور کبھی سیلاب کی شکل اختیار کرجاتا ہے لیکن اپنی منزل کی طرف سفر مسلسل جاری رکھتا ہے۔ کبھی رکتا نہیں یہاں تک چلتے چلتے اور ہر حالت سے گزرتے گزرتے وہ اپنی منزل سمندر تک پہنچ جاتا ہے۔

## تحریک بے شمار مراحل سے گزرنے کا نام ہے

اس بناء پر اگر کسی ذہن میں صرف یہ خیال ہو کہ تحریک تو اس وقت بپا ہوگی جب انقلاب کے لئے کارواں چلے گا اور ہزاروں، لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئیں گے تو اس منظر کا نام تحریک ہے یقیناً یہ ایک مرحلہ ہے اور اس کا نام تحریک ہی ہے مگر اس مرحلے تک پہنچنے کے لئے سینکڑوں مراحل سے گزرنا ہوگا تب جاکر مذکورہ بالا مرحلہ آئے گا۔

## ہر جگہ تنظیم سازی ہی تحریک ہے

تحریک تو مسلسل تحرک کا نام ہے جب تک زمین پر تحرک افرادی قوت کی صورت اور تنظیم اور ٹیم ورک کی صورت میں رہے گا تو تحریک ہر جگہ بپا ہوتی رہے گی۔ تنظیم کی مثال ایسے ہی ہے جیسے زمین کو پانی سے سیراب کرنا، خواہ وہ بارش کے ذریعے ہو یا نہری پانی کے ذریعے یا ٹیوب ویل کے ذریعے، یوں زمین سیراب ہوجائے گی۔ جب آپ کی کسی جگہ تنظیم ہی نہ ہو اور اس میں ٹیم ورک کی خاصیات ہی نہ ہوں تو ایسی جگہ تحریک کیسے بپا ہوسکتی ہے اس کے باوجود بڑی توقعات رکھنا اور لوگوں سے ان کا اظہار کرنا سراسر خام خیالی ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے وہ بنجر زمین جس تک کبھی پانی پہنچا ہی نہیں اس کے بارے میں کہا جائے وہ بہت زیادہ پیداوار دے گی۔

## تحریک ایک مسلسل عمل ہے

جس دن تحریک کے تینوں شعبوں، دعوت، تربیت اور تنظیم کے اندر تحریک پیدا کردی جائے گی اسی دن سے تحریک کے اندر تحریک بپا ہوجائے گی اور تحریک بڑی تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوگی۔ یہیں اپنی 25 سے 30 سالہ جدوجہد کے بعد اپنی اجتماعی کاوشوں کا تعمیری اور تنقیدی نقطہ نظر کے ساتھ تجزیہ کرنا چاہئے اور پھر اسی حوالے سے اپنی کاوشوں کو تیز سے تیز تر کرنا چاہئے اور اس حوالے سے مشکلات کو محدود نہیں

بلکہ وسیع رکھا جائے نہ جانے کس کی تجویز ہمارے تحریکی سفر میں زیادہ قابل عمل بن جائے اور تحریک کے اندر تحرک ایک عمل مسلسل بن کر تحریک کو اپنی منزل کے قریب تر کردے، اس حوالے کسی ایک بھی جگہ پر تحریک کا عدم تحرک، تحریک کی اجتماعی کاوش کو کمزور کرسکتا ہے۔ اس لئے ہر ہر جگہ کے عہدیداران کی ذمہ داری ہے کہ تحریک کو تحریک ہی بنا رکھیں کبھی بھی اس میں جمود و تعطل نہ آنے دیں۔ مسلسل سفر اور آگے سے آگے بڑھتے رہنا ہی ان کی پہچان ہو حتی کہ وہ وہاں تک چلے جائیں جہاں کا سب نے مقصد کیا ہے۔

## عمل آئینہ منزل ہے

تحریکی وانقلابی لوگوں کا عمل ہی ان کی زبان ہے اور ہمیں اپنے عمل پر اپنی زبان سے اعلان کرنے کی ضرورت نہیں عمل دیکھ کر لوگ پہچان لیتے ہیں کہ ہماری سوچ اور فکر کیا ہے ہم زبان سے لاکھ دعوی کریں مگر ہمارا عمل ہمارے دعوے کا ثبوت فراہم نہیں کرتا تو اس صورت کو ہم لوگوں سے زیادہ دیر تک چھپا نہیں سکتے ہیں۔ پھر عمل پر نکتہ چینی شروع ہوجائے گی اور وہ بڑھتی بڑھتی تنقید بن جائے گی جبکہ ہماری طبیعت تو صرف تعریف سننا پسند کرے گی اور فی الحقیقت ہم تنقید کے مستحق ہوں گے۔

## ہمارا عمل قائد کے عمل کا آئینہ دار ہو

اس صورت سے بچنے کی واحد صورت یہی ہے ہمارا عمل ہمیشہ تحریکی عمل کا آئینہ دار ہو۔ ہمارا عمل تحریک کو منزل سے قریب تر کرتا ہوا نظر آئے، ہمارا عمل میں اخلاص وللّٰہیت ہو، ہمارا عمل اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہو، ہمارا عمل عمدہ افکار کو اپنے اندر سموئے ہو، ہمارا عمل عظیم قائد کے عمل سے راہنمائی پانے والا ہو، ہمارا عمل اکثریت کو مطمئن کرنے والا ہو، ہمارے عمل میں حرص و لالچ نہ ہو اور ہمارا تعلق مشن سے بطور دنیوی مفاد نہ ہو اگر ہم اپنے ذاتی عمل میں ادنیٰ ہیں مگر مشن اور تحریک کے عمل میں ہمیں اعلیٰ ہونا چاہئے، اگر تحریک میں بھی ادنیٰ عمل پر رہے تو اس کی وجہ سے مشن پر اور قائد کی ذات پر حرف آئے گا اس وجہ سے ہمیں اعلیٰ قائد اور ارفع مشن کی بنا پر خود کو ہر صورت میں اعلیٰ ہی بنانا ہوگا اور یہ بات بھی واضح رہے کہ ہمیں اپنے عمل کو خود رفع نہیں کرنا بلکہ جو مشن اور قائد کا تقاضا ہے اس کے مطابق ہمیں اپنے عمل کو تشکیل دینا ہے۔

پس یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ ہمارا عمل ہمارے مشن اور قائد کی تربیت کا آئینہ دار ہو اور ہمارا اجتماعی عمل تیزی کے ساتھ منزل کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی۔ دے دنیا ہمارے عمل کو دیکھ کر ہماری منزل سے نہ صرف آگاہ ہوجائے بلکہ ہر کسی کو یقین بھی حاصل ہوجائے کہ یہ اپنی منزل پر اپنے عمل کے باعث ہر صورت میں پہنچ کر رہیں گے۔